

قابلہ سالہ تحریک ختم نبوت و سفر اسلام



قادر الہست
مولانا شاہ احمد نواری

کا ایک

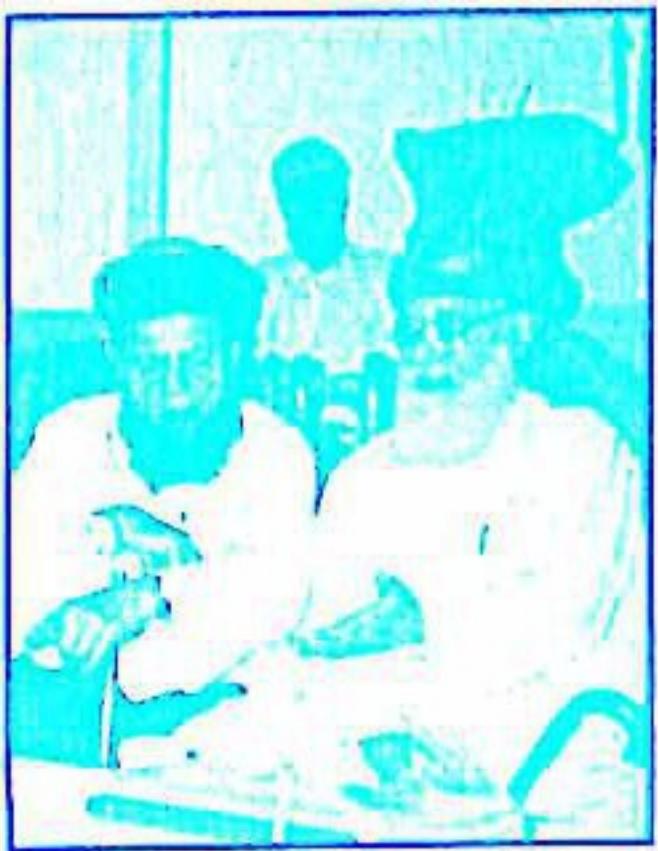
خیالی خیالی

محمد محبوب الرسول قادری

بزم انوار رضا

198/4 جوہر آباد پوسٹ کوڈ 41200 (پنجاب) فون: 0454-721787

فروری 1988ء سردر شمیدپارک جوہر آباد میں
”قائدین، خادین کی عدالت“ میں حاضر ہیں



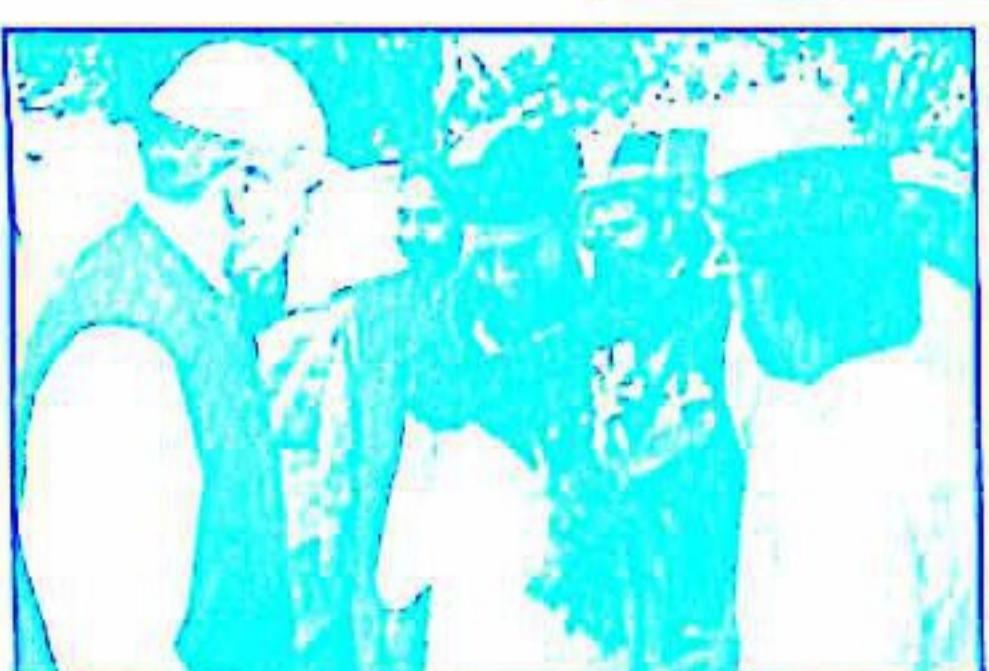
28 اکتوبر 2000ء تحریک فتح نبوت کے دو علمی مجاہد
مجلس شوریٰ کے اجلاس میں باہمی گفتگو



کراچی جولائی 2000ء اور لڈا اسلامک مشن دفتر میں ہیر آف بھر چونڈی شریف، ملک محبوب الرسل قادری، مولانا قاضی احمد نورانی اور دیگر حضرات کی ملاقات

4 مئی 1984ء

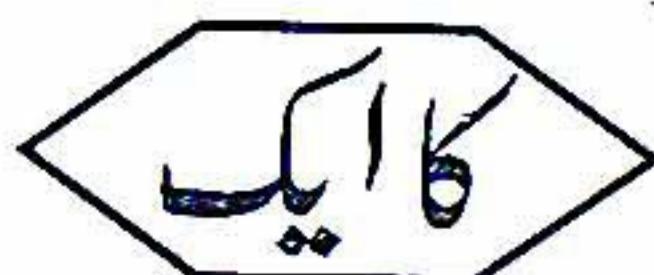
سیالکوٹ قائد آباد ضلع خوشاب میں
جلسہ کے بعد درود سلام
صاحبزادہ محمد اسماعیل فقیر الحسنی
ملک محبوب الرسل قادری
صاحبزادہ میاں اختر احمد
اور حاجی فتح شیر اقراء



1997ء جامعہ اسلامیہ لاہور میں محقق العصر مفتی محمد خان قادری اساتذہ کرام کے ہمراہ قائد الامانت کا استقبال کر رہے ہیں سردار محمد خان لغاری اور ملک
محبوب الرسل قادری ہمراہ ہیں جبکہ میاں نلام شیر قادری مصافی کر رہے ہیں

قائد مسالم کی نجف و سفر اسلام

قائد امانت
مولانا شاہ احمد نواری



محمد محبوب الرسول قادری

بزم انوار رضا

جوہر آباد پوسٹ کوڈ 41200 (پنجاب) فون: 0454-721787 198/4

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلْقٍ

وَالْأَوَّلُ مِنْ أَنْتَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ إِنَّكَ عَلَى
الْأَفْوَاجَ تَحْكُمُ

يَعْلَمُ الْأَفْوَاجَ بِمَا فِي الْأَعْمَالِ

فِي الْأَنْتَ الْعَزِيزُ



وَالْأَوَّلُ مِنْ أَنْتَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ إِنَّكَ عَلَى
الْأَفْوَاجَ تَحْكُمُ

حرف اول

تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالار حضرت قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی نے مورخہ 15 اگست 1999ء 9 بجے شب کو کمال شفقت فرماتے ہوئے انٹرویو کے لیے وقت مرحمت فرمایا۔ راقم اپنے ہدم دیرینہ برادرم محمد تنور قریشی اور اپنے بہت پیارے برادر عزیز ملک محمد فاروق اعوان کے ہمراہ مولانا نورانی کی رہائش گاہ واقع بوری بازار کراچی صدر حاضر ہوا۔ نہایت پر تکلف اور انتہائی پر خلوص کھانے کے بعد مفصل نشست ہوئی جس میں راقم کو اپنے ہر دو ساتھیوں کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔ جس پر تہہ دل سے ان کا ممنون ہوں۔

اس ملاقات میں مولانا نورانی کی شخصیت میں پہاں بے شمار خوبیاں کھل کر سامنے آئیں۔ بلاشبہ وہ ایک زیرک عالم دین اور صاحب تقویٰ شیخ طریقت، گہرامطالعہ رکھنے والے جید اور اپنی مثال آپ خطیب، عظیم دانشور، پر حکمت مصلح و مبلغ، صاف سترے اور کھرے سیاست دان، پیغمبر امن و رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم کے عاشق صادق، تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالار اور تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیرو ہیں۔ مہمان نوازی، شفقت اور محبت کا سنگم ہیں۔ وہ ایک با اصول انسان ہیں لیکن بد قسمتی سے ”کچھ لوگوں“ کو ان کی اصول پسندی پسند نہیں آتی۔ صحیح یہ ہے کہ مولانا شاہ احمد نورانی

جلال و جمال کے پیکر حسین ہیں۔ اسی لیے تو

ناظم پنجم خود کہ جمال اور دیدہ است

یہی وہ خوبیاں اور اوصاف ہیں جن کی بناء پر مولا نورانی نے ہمارے دل میں
گھر کر لیا ہے اور کسی نے بالکل سچ کہا تھا کہ

کب نکلتا ہے کوئی دل میں اتر جانے کے بعد

اس گلی کی دوسری جانب کوئی رستہ نہیں

غبار راہ حجاز

محبوب قادری

17 نومبر 2000ء

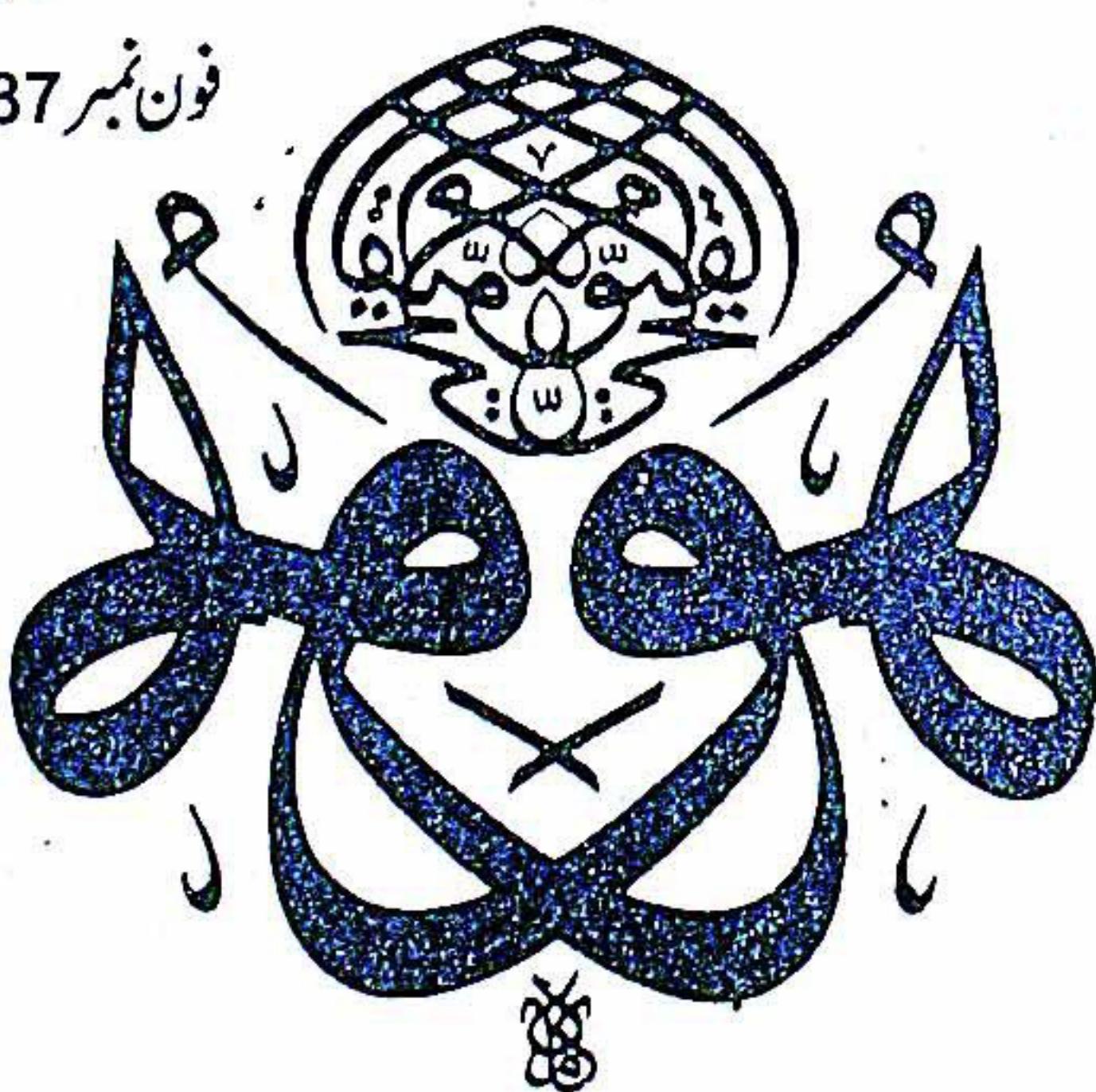
صدر

اسلامک فرینڈز پاکستان

بزم انوار رضا

41200/4 جوہر آباد پوسٹ کوڈ 198/4

فون نمبر 0454-721787



ڈل، میرک، ایف اے
اور بی۔ اے کے پاس طلباء
کے لیے



ادارہ معین الاسلام

پیر مل شرفی کی

خصوصیات

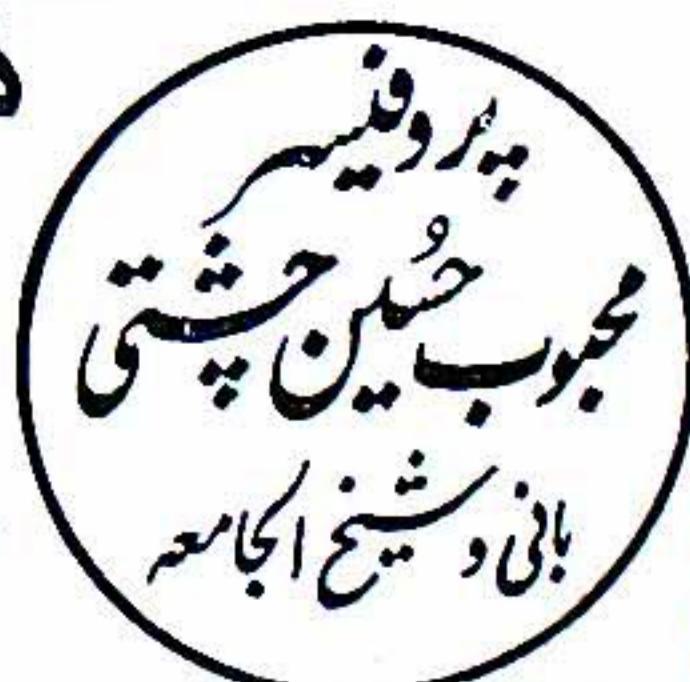
ادارہ معین الاسلام اور معین اسلام کے اکیڈمی کے ہر طالب علم کو حفظ و تجوید
کے ساتھ ساتھ ڈل، میرک، ایف۔ اے، بی۔ اے، ایم۔ اے، فاضل عربی
اوڑو، فارسی اور درس نظامی کی تعلیمات کا نظام موجود ہے۔ دارالعلوم کو درس نظامی کے ماہر
اساتذہ کی سرپرستی حاصل ہے جو شبانہ روز مختسب شاقد سے طلبہ میں علم کا اور چیلار ہے ہیں۔
نیز تجوید و قرأت کا دوسالہ کورس مستند قرآن حضرت کی زیر نگرانی کرایا جاتا ہے۔

نظام کلاسیں جاری ہیں مستند قرار اور مختسب اساتذہ مصروف کارہیبے

خصوصیات: پاکیزہ دینی اور روحانی ماحول، قیام و طعام کا اعلیٰ انتظام، منفت تعلیم، نظم و بنط
کی پابندی، نماز باجماعت کی پابندی، تابناک مستقبل کی ضمانت، مستند اور بحتر برکات اسٹاف
کی پابندی،

لہوٹ: داخلہ میرٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔

ہر طالب علم کے لیے حفظ قرآن لازمی ہے، داخلہ میرٹ کی بنیاد
پر کیا جاتا ہے جبکہ ڈل اور میرک پاس طلباء کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ڈل پس طلباء
اہم ارتقح کے بعد اور میرک کا داخلہ میرک کے نتیجہ کے بعد ہوتا ہے۔



فون: 04523-799592

ادارہ معین الاسلام (جبر) پیر مل شرفی ترضی آمادل عسکروہا

(انقلاب آفرین تحریروں کے خالق، نوجوان دا انشور)

ملک محبوب الرسول قادری

کے اجالے بانٹنے قلم سے لکھنے نعت اور آداب نعت کے موضوع پر دلوں میں اترتے مضمایں کا بہترین مجموعہ ”محبت کی سو غات“ جس میں صحابہ کرام، صحابیات، اکابر اولیاء کرام اور معاصر شعراء کے عادوں غیر مسلم شعراء کے نعتیہ کلام سے ایک سو سے زائد ایمان افروز نعتیں بھی شامل ہیں اس کتاب کی سطر سطر محبت رسول ﷺ کی خوشبو سے معطر و معنبر ہے آج ہی منگوایے۔
(ہدیہ صرف 92 روپے)

سو، سوال، سو جواب

حضرت استاذ العلماء مولانا ملک عطا محمد بن دیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک انتہائی اہم اثر ویو عنقریب شائع کیا جائے گا انشاء اللہ

بزم انوار رضا ضلع خوشاب، ۱۹۸۱ جوہر آباد (پنجاب) پاکستان

الاحداء

غازی تحریک ختم نبوت

فاتح تنختمہ دار، مرکزی صدر

جمعیت علماء پاکستان

حضرت مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

کے نام

کہ جنہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ اور سر بلندی کے لیے وقف کیا جن کی جوانی تحریک پاکستان، تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ وآلہ علیہ وسلم اور تحریک ختم نبوت کے لیے شبانہ روز عملی جدوجہد میں گذری، جس مرض حر نے پاکستان میں 20 جنوری 53ء کو کراچی میں منعقد ہونے والے آل مسلم پارٹیز کنوشن میں سب سے پہلے ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کی جرأت کرتے ہوئے یہ مطالبات پیش کئے کہ

☆ وزیر خارجہ سرفراز اللہ قادریانی کو برخاست کیا جائے۔

☆ قادریانیوں کو کافر اقلیت قرار دیا جائے۔

☆ قادریانیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے۔

وہ مرد خدا میت کہ جس کے دن ملک و قوم کی راہنمائی اور راتیں ذکر الہی میں
گذرتی ہیں۔ اور جو اس وقت 85 سال کی عمر میں بھی پوری قوت اور جوانمردی سے یہ نعرہ
مستانہ بلند کرتا ہے کہ۔

کیا عشق نے سمجھا ہے کہ حسن نے جانا ہے
ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے
خدا کرے ہم ان کی زیر قیادت اس پاک سر زمین پر نظام مصطفیٰ ﷺ کی بہار
دیکھ سکیں آئیں۔

غبار را ہجاز

ملک محبوب الرسول قادری

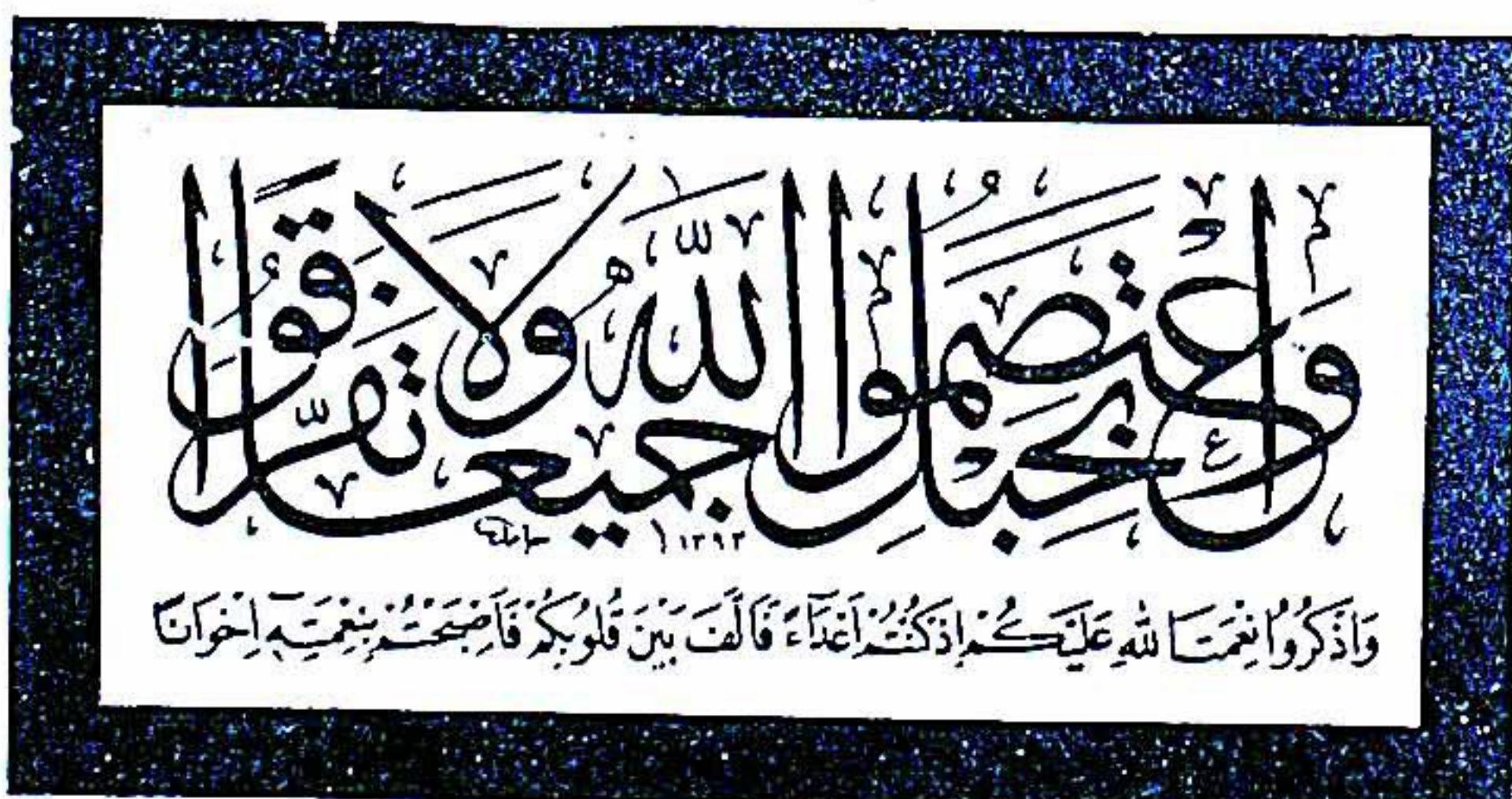
18 نومبر 2000ء

198/4 جوہر آباد

شام چھبجے

فون: 0454-721787

حال شہر دا تالا ہور



مولانا الشاہ احمد نورانی کی پسند

نام: احمد نورانی
 مکالمہ صدری احمد نورانی
 تاریخ: ۱۹۳۶ء
 اسلامگرامی خدا سرہن شد۔ محمد علی الحلبی صدری احمد نورانی
 ولادت: ۱۲ ربیعہ سال ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء بیرونی، بہلولیہ
 تاریخ پیدائش: میر حبھے شاہ رویاں نہر حسٹان
 مقام ولادت: خزان کرکم
 پسندیدہ کتاب: سخن
 پسندیدہ لباس: سنبہ
 پسندیدہ رنگ: عریٰ
 پسندیدہ زبان: حرمین شریف حجازی مقدس
 پسندیدہ ملک: سکرہ مسٹھہ در منیر حنوفہ
 پسندیدہ شہر: حکھور
 پسندیدہ پھول: گلدار
 پسندیدہ شخصیت: دا لہما جو رحیم اس
 پسندیدہ شعر: واحصل سکھ سبھ ترقیت عینی داحسن

پندیدہ شاعر سیدنا حسن بن تابت رضی اللہ
پندیدہ مقرر
والله ما جسر رحمہ ام
پندیدہ موضوع
اسی
پندیدہ ڈش
دل حارل
پندیدہ مشروب
مسنیہ حبے

دستخط:

خقر لکھ ملت
نئے دل خارج ہے سع الہ نے ۱۹۹۱
نریل کردی

15 اگست 1999ء جمعرات

گیارہ بجے شب *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سفیر اسلام قائد اپلسنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی کا نام ساری دنیا میں ایک عظیم روحانی پیشوائی، جید عالم دین، بالغ نظر محبت وطن سیاست دان اور صاحب بصیرت ببلغ اسلام کے طور پر جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ وہ توکل، استغناء سادگی، متانت، اخلاص، للہیت کا پیکر ہیں۔ انہوں نے علمی، روحانی، تحقیقی، سیاسی، سماجی اور تبلیغی محاذوں پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں میرزا یوسف کو پاکستانی پارلیمنٹ میں غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مولانا نورانی کا عظیم کارنامہ ہے۔

مولانا نورانی اپنے والد گرامی، خلیفہ اعلیٰ حضرت بریلوی، سفیر اسلام حضرت مولانا شاہ عبدالعیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح وارث اور حقیقی جانشین ہیں۔ جنہوں نے جنوبی امریکہ میں قادیانیت کے خلاف 1935ء میں جہاد کیا تھا اور پھر ان کے بعد مولانا نورانی نے 1965ء میں سرینام جنوبی امریکہ میں طویل عرصہ قیام کر کے اس انڈین فتنہ کی سرکوبی کے لیے موثر جدوجہد فرمائی کئی مرتبہ مناظروں تک نوبت آئی آپ کو فتح اور شیطان کے چیلوں کو شکست نصیب ہوئی۔ اور پھر مولانا نورانی کے نام، ہی سے قادیانی گروگھرانے لگے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران علمائے اہلسنت کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے شاہ فرید الحق نے بالکل درست کہا تھا کہ

”مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبد المصطفیٰ الازھری، مولانا سید محمد علی رضوی اور اس ضعیفی اور علالت میں مولانا ذاکر صاحب نے جو کردار ادا کیا وہ تاریخ کے اوراق میں

سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ بقول مولانا نورانی کے کہ انہوں نے تین ماہ کے دوران تقریباً پنجاب کے علاقہ میں چالیس ہزار میل کا دورہ کیا۔ رات رات بھر دورے کرتے رہے، تقریبیں کیں۔ مسلمان اہل سنت کو حقائق سے روشناس کرایا اور پھر اسمبلی کی کمیٹی اور رہبر کمیٹی میں فرائض انجام دیے۔ سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ کیا، ان کے محض نامہ کے جواب کی تیاری کی۔ مولانا عبداللطیفی الا زہری، مولانا محمد علی رضوی اور مولانا ذاکر نے سوالات اور جوابی سوالات تیار کیے۔ مسلسل مہینوں اجلاس میں شرکت کے لیے اسلام آباد میں مقیم رہے۔

1978ء میں آپ نے کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) میں ”اسلام عہد جدید کے چیلنج قبول کرتا ہے“ کے عنوان سے مدلل و مفصل خطاب کیا تو کیپ ٹاؤن کے میئر نے آپ کو بھی ”سفیر اسلام“ کا خطاب پیش کیا۔

قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی جمیعت علماء پاکستان کے سربراہ کے طور پر گذشتہ تیس سال سے وطن عزیز میں نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحفظ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بر سر پیکار ہیں۔ اللہ کرے ان کی قیادت میں ہم اس دہرتی پر اللہ کے مقدس نظام کی بہار دیکھ سکیں۔ تحریک ختم نبوت کے حوالے سے مولانا شاہ احمد نورانی کا اثر دیو پیش نظر ہے۔

محبوب قادری

16 اگست 1999ء حال کراچی

سوال: ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟

جواب: اپنے آبائی شہر میرٹھ میں۔ وہیں قرآن کریم حفظ کیا اس وقت میری عمر گیارہ سال تھی وہیں درس نظامی پڑھا ہمارے استاذ محترم حضرت استاذ العلماء مولانا غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جب میری دستار بندی ہوئی اور مجھے دستار فضیلت عطا کی گئی تو اس تقریب میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی، حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی، حضرت والد ماجد سفیر اسلام مولانا شاہ عبدالعیم میرٹھی صدیقی اور میرے استاذ گرامی حضرت مولانا غلام جیلانی میرٹھی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) جیسے مقندر اور جید حضرات شریک تھے۔

سوال: قادیانیت کے رد میں کام کرنے کا احساس کیسے بیدار ہوا اور آپ نے اس سلسلہ میں کیا جدوجہد فرمائی؟

جواب: قادیانیت پچھلی صدی کا منحوس فتنہ ہے جس نے اسلام کے نام پر مسلمانوں کو کافر بنانے کا کام سنہال رکھا ہے مرتضیٰ قادیانی 1908ء میں مرا۔ اور پچھلی صدی کا وہ سب سے بڑا فتنہ پر شخص تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے ادبیاں، گتا خیاں کیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کا عقیدہ وہ نہیں جو ایک مسلمان کا ہونا چاہیے۔ اس نے خدا کا وجود اس انداز میں بیان کیا جیسے ہندوؤں وغیرہ کا تصور ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا بارہا انکار کیا۔ اس نے درجنوں دعوے کیے وہ ایک مخبوط الحواس اور فاتر العقل شخص تھا۔ وہ کہتا تھا کہ ”میں ہی محمد اور میں ہی احمد ہوں۔“ لیکن اس کو بے وقوف، احمق، جاہل اور بے عقل لوگوں نے اپنا سب کچھ مان لیا۔ بلکہ جو کچھ وہ بکتا گیا وہ مانتے گئے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ فتنہ ہندوستان میں

انگریزوں نے بروپا کیا۔ ان کا پیسہ اور پلانگ تھی۔ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور مرزا خود ملکہ برطانیہ کے گن گاتا تھا۔ میرے حضرت والد ماجد خلیفہ اعلیٰ حضرت سفیر اسلام مولانا شاہ عبدالعیم میرٹھی صدیقی (رحمۃ اللہ علیہ) چونکہ ایک مبلغ و مصلح تھے۔ انہوں نے ساری زندگی خدمت دین میں گزاری۔ جنوبی امریکہ میں انہوں نے مرزا یت کے خلاف عملی جہاد کیا۔ تبلیغ دین کے لیے سب سے پہلے 1935ء میں وہ سرنیام (جنوبی امریکہ) گئے ان کے ہاتھ پر الحمد للہ ایک لاکھ افراد نے اسلام قبول کیا۔

ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کے درمیان ایک متفقہ اور اجتماعی عقیدہ ہے اور سب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ختم نبوت کا منکر کافر اور مرتد ہے۔ اس امت میں فتنہ ارتدا اور فتنہ انکار ختم نبوت کو نجی و بن سے اکھاڑنے والے سب سے پہلے اور سچے عاشق رسول حضور ختمی مرتبت ﷺ کے پہلے خلیفہ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے ہر مصلحت کو بالائے طاق رکھ کر فتنہ ارتدا فتنہ انکار ختم نبوت کی سرکوبی کی، مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں ہزاروں صحابہ کرام شریک ہوئے، جن میں سینکڑوں حفاظ و قراء قرآن بھی تھے، اور بالآخر مسیلمہ کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ برصغیر میں متنبی قادریان کے خلاف بھی علماء حق نے کفر و ارتدا کے فتاویٰ جاری کئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی، اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گوڑوی، مولانا الطف اللہ علی گڑھی اور دیگر تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء نے مرزا غلام احمد قادریانی کی تکفیر کی، علماء حق نے مناظرے اور مبارہے کے چیلنج دیئے اور قبول کئے، یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی محض ایک چھوٹی سی تعداد کو اپنا ہمنوا بنانے میں کامیاب ہو سکا اور امت مسلمہ کا سوادا عظم اس فتنے میں بستلا ہونے سے محفوظ رہا۔ تو چونکہ میرے والد گرامی کا موضوع رد قادریانیت و مرزا یت تھا۔ ایک حوالے

سے تو یہ موضوع مجھے درستہ میں ملا۔ اور پھر اس موضوع کا مطالعہ انسان کے ضمیر کو جھنجوڑتا ہے۔ انسان سوتے سے جاگتا ہے اسے احساس ہوتا ہے کہ اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام، اٹھ اور جاگ، تیرے ہوتے ہوئے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ کیے جرأت و جمارت کے ساتھ دندنار ہے ہیں۔ یہ قادیانی سیاہ بخت اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ختم کر کے ہندوستان کے جھوٹے نبی کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

ایسے میں ہر صاحب ایمان کا فرض ہے کہ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور میدان میں کوہ پڑے۔ اس فتنہ کی سرکوبی ہر بڑے فریضے سے اہم فرضیہ ہے۔ یہ ایسا زہر ہے جو گڑ کی شکل میں کھلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ایسے حالات میں بہت ضروری ہے کہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے موثر اقدام اٹھائے جائیں۔ مرزا قادیانی 1908ء میں مرا۔ وہ اپنی موت مرا۔ اس کی موت بدترین قسم کی موت تھی وہ ہیضہ میں بتلا ہوا۔ اور علماء عصر کے چیلنج کا مقابلہ نہ کر سکا۔ سانپ مر گیا لیکن لکیرا بھی باقی ہے۔

اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے سب سے پہلے ہمارے بزرگوں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی، حضرت اقدس پیر مہر علی شاہ گولڑوی، امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری جیسے بزرگوں نے ابتدائی ایام میں میرزا سنت کا محاسبہ کیا اور بعد میں اور لوگ بھی اس قافلہ میں شامل ہوتے چلے گئے۔

تو میں نے عرض کیا کہ میرے والد گرامی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے سرنیام (جنوبی امریکہ) میں اس فتنہ کے خلاف جہاد کیا اور پھر میں بھی کچھ عرصہ

وہاں رہ کر خدمت کرتا رہا۔ قادیانی پاکستان میں ربوبہ کو ”منی اسرائیل“ بنانا چاہتے تھے اس سلسلہ میں ہم نے بھی پلانگ کی اور ہر موڑ پر اس فتنے کا مدارک کیا۔ 1952ء کی تحریک ختم نبوت میں کراچی میں حضرت مولانا عبدالحامد بدالیوںی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر جید علماء کرام کے ساتھ شریک رہا۔ پاکستان آنے کے بعد سب سے پہلا بیان قادیانیت کے خلاف جاری کیا اور اس بے دین ٹولے کے خلاف کام کرتے رہنا، ہی ایمان کا تقاضا ہے۔ پھر 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی کے فلور پر یہ تاریخی قرارداد بھی اللہ تعالیٰ نے اس گناہ گار کو پیش کرنے کی سعادت بخشی۔

اس قرارداد پر حزب اختلاف کے 22 ارکان نے دستخط کیے۔ بعد میں یہ تعداد بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ 37 ہو گئی۔

قسمت کی بات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جس سے چاہے کام لے اور جس کو چاہے محروم کر دے عبدالولی خان جیسے افراد نے بلا ترد صرف ہمارے کہنے پر فوراً دستخط کر دیئے غوث بخش بزنجو نے کوئی اعتراض کیا اور بلا تامل دستخط کر دیئے۔ لیکن جمیعت علماء اسلام کے مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم بار بار کہنے کے باوجود یہ سعادت حاصل نہ کر سکے۔

بہر حال 30 جون 1974ء کی اسی قرارداد کے نتیجے میں تحریک ختم نبوت چلی۔ جو اس قدر کامیاب ہوئی کہ بالآخر پارلیمنٹ نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

الحمد لله على ذالك

سوال: 1953ء کی تحریک ختم نبوت کیسے شروع ہوئی؟

جواب: مرزاقادیانی کی کتابوں اور جعلی نبوت کا ایک مقصد مسلمان کے سینے سے جذبہ جہاد کو ختم کرنا بھی تھا۔ وہ خدا کی نہیں بلکہ انگریز کی خوشنودی کے لیے جدوجہد کرتا رہا۔ پاکستان بننے کے بعد منکرین جہاد نے فوج میں بھرتی ہونا شروع کر دیا اور ایک سازش کے تحت ملک کی کلیدی آسامیوں پر پہنچ گئے۔ وہ ملک کو قادیانی اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں اسی غرض سے انہوں نے فوج اور دیگر مکملوں میں اثر رسوخ بڑھانا شروع کر دیا ہے لیکن وہ اس راز کو زیادہ دیریک چھپانے سکے بلکہ مرزابشیر الدین محمود کے نام نہاد بیٹھے اور جانشین نے کہا کہ ہم بلوچستان میں منظم کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں میرزاں حکومت قائم کریں گے۔ بس پھر مسلمان الرث ہو گئے اور ان کے خواب مٹی میں ملا دیئے۔ چوبہری سر ظفر اللہ ڈسکہ کا قادیانی تھا۔ ملک کا وزیر خارجہ بن بیٹھا۔ اس کو انگریزوں نے سازش کر کے وزیر خارجہ بنوایا۔ پھر اس نے وزارت خارجہ میں قادیانی بھرتی کرنے شروع کئے اور اپنے اثر رسوخ سے قادیانیوں کو ملک کے دیگر مکملوں میں بھرتی کروایا۔ اس نے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کھلم کھلا تقریر میں کیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف زہرا گلا 1952ء میں جہانگیر پارک کراچی میں اس نے ہرزہ سرائی کی اور مسلمان نوجوانوں کے احتجاج پر پولیس نے لاثی چارج کیا آنسو گیس پھینکی۔ اور یہاں سے 1953ء کی تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا جس کی قیادت حضرت مولانا ابوالحسنات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہزاروں کفن برادر نوجوان جانیں قربان کرنے کے لیے سڑکوں پر نکل آئے۔ جیلیں بھر گئیں اور جیلوں میں مزید جگہ نہ رہی۔ حکومت وقت نے بے بسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مارشل لاء نافذ کر دیا۔ اسی زمانے میں ایک عدالت نے مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، مولانا محمد خلیل احمد

قادری (فرزند حضرت مولانا ابوالحسنات قادری علیہ الرحمۃ) اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو سزاۓ موت سنائی۔ ملک گیر احتجاج کے پیش نظر اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ ان کی سزاۓ موت ملتوی ہوتی گئی حکومت مارشل لاءِ لگا کر مظاہروں کی روک تھام میں کامیاب ہو گئی اس تحریک میں کئی سونو جوانوں نے اپنی جانوں کا نذر رانہ پیش کیا پولیس اور فوج کی گولیوں کا نشانہ بنے۔ اور پھر ملک میں حکومت تبدیل ہو گئی اور کچھ عرصہ کے لیے قادیانیت دب گئی۔ مطالبه تو مسلمانوں کا یہ تھا کہ امت کے جسم میں قادیانیت ایک زہر یا پھنڈا ہے ناسور ہے اس کو کاٹو۔ لیکن یہ مطالبة تسلیم نہ کیا گیا۔ قوت اور طاقت سے سوچوں پر پہنچ پھرے بٹھائے جاسکتے ہیں۔ یہی ہوا کہ پھر دوبارہ 1974ء میں تحریک چلی اور اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

سوال: جمیعت علماء پاکستان کب اور کیسے معرض وجود میں آئی؟ اور آپ کب سے صدر کے عہدہ پر فائز ہیں؟

جواب: 1970ء میں قومی آسیبلی کے انتخابات کا اعلان ہو گیا۔ PML کے بزرگوں جو زیادہ تر علماء اور مشائخ پر مشتمل تھے مراقبوں میں اور ختم شریف وغیرہ میں مصروفیت زیادہ رکھتے تھے ان کو وقت نے جھنجھوڑا۔ انہیں احساس ہوا کہ متاع کارواں لٹ رہا ہے۔

مراقبہ سے بیدار ہوئے۔ خانقاہوں سے باہر آئے پاکستان بننے کے 23 سال بعد یہ خیال آیا۔ 1970ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سنی کانفرنس کر کے فیصلہ کیا کہ ہمیں سیاست میں حصہ لینا ہے۔

مراقبہ طویل تھا۔ جبکہ ہمارے بزرگ تو اس وقت سے بہت پہلے بلکہ پاکستان

بنے سے بہت پہلے پاکستان کی قیادت کر چکے تھے۔ اب خانقاہ نشینوں کے لیے رسم شبیرن ادا کرنے کا وقت آگیا تھا۔ سوانہوں نے شب و روز مزارات پر آدوزاریاں کرنے والے بوئے دینے والے، مربس جود ہونے والے لوگ پیروں کو نوٹ تو دیتے تھے لیکن ووٹ سے انکاری ہو گئے۔ انہوں نے ووٹ بھٹو کو دیا اور سولزیم کو دیا۔ PML نے قومی اسمبلی کے 48 سیٹوں پر اپنے نمائندے کھڑے کئے اور صرف 7 سیٹیں میر آئیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیاللویؒ ضعیف العمریؒ نقاہت، بیماری اور پیرانہ سالی کے باوجود بڑی انتہک محنت فرماتے رہے۔ چاروں طرف سے پیر سیال پیر لچپال کی آوازیں آتی تھیں لیکن بڑے اہم مقامات پر سرگودھا، لاہور، گوجرانوالہ، گجرات، بھلوال، ملکوال، میانوالی، بھکر میں نعرے تو لچپال لچپال پیر سیال پیر سیال کے لگتے تھے۔ نوٹ پیر صاحب پر نچھا ور ہوتے تھے اور ووٹ بھٹو کو دیتے تھے۔ یہ منافق مریدوں کی آوازیں تھیں یقیناً پیر صاحب بہت مايوں ہو گئے۔ جمیعت العلماء پاکستان کو سرگودھا میں کوئی سیٹ نہ مل سکی۔ جو کامیاب ہوئے وہ جھنگ، شورکوٹ، حیدر آباد، کراچی، مظفر گڑھ اور دیگر علاقوں سے تھے۔ قومی اسمبلی کے سات ممبران میں سے تین حکومت میں شامل ہو گئے۔ اور جو چار بچے ان میں بندہ فقیر شاہ احمد نورانی، مولانا محمد ذاکر (چنیوٹ) علامہ عبدالمصطفی از ہری (کراچی) اور مولانا سید محمد علی رضوی (حیدر آباد سندھ) جو علامہ سید محمود احمد رضوی کے ماموں تھے) یہی پارلیمانی پارٹی تھی۔ جس نے قادیانیت اور سولزیم کا مقابلہ کیا۔ حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیاللویؒ اپنی بیماری کے اور نام نہاد وڈیروں (مریدین) کی بے وفاگی سے مايوں کے سبب مستعفی ہو گئے۔ مجھے صدر بنادیا گیا تب سے اب تک جمیعت العلماء پاکستان کے صدر کی ذمہ داری ادا کر رہا ہوں۔

سوال: 1953ء کے بعد یہ جو 1974ء میں ایک بار پھر عظیم الشان تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی اس کے کون سے اسباب تھے جن کے نتیجے میں مسلمانوں میں اتنا جوش و جذبہ پیدا ہوا اور پورے ملک کے مسلمان تحریک تحفظ ختم نبوت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے؟

جواب: ایمان ایک ایسی قوت ہے جس کی بے شمار برکات ہیں۔ اور تحفظ ختم نبوت خالصتاً ایمانیات کا مسئلہ ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ قادیانیوں نے ربوبہ کو اسرائیل کی طرز پر اپنا مرکز و مستقر بنالیا تھا، وہاں کے تمام سرکاری ادارے بھی ان کے تابع تھے اور یہ دراصل ریاست کے اندر ایک خود مختار ریاست تھی، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ملی و ریاستی مفادات کے خلاف سرگرم عمل تھی۔ مئی 1974ء میں کچھ طلبہ جو اپنے مطالعاتی اور تفریحی دوڑے پر تھے دورانِ سفر ایک ٹرین میں ربوبہ کے اٹیشن پر رکے تو ربوبہ کے غندوں نے ان پر بله بول دیا، مارا پیٹا اور ختم نبوت مردہ باد کے نعرے لگائے، یہ قادیانیوں کی جانب سے ملت اسلامیہ پاکستان کی دینی حمیت اور جذبہ عشق مصطفیٰ ﷺ کی ایمانی قوت کو پر کھنے کے لیے ایک ٹیسٹ کیس تھا، اگر اس موقع پر غلامان مصطفیٰ ﷺ جذبہ عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہو کر اٹھ کھڑے نہ ہوتے تو قادیانیوں کے حوصلے اور بلند ہو جاتے اور وہ اسٹبلشمنٹ میں موجود اپنے ایجنٹوں کے ذریعے مملکت کے اقتدار اعلیٰ پر قبضے کی تدبیریں بھی کر سکتے تھے جو ان کا اصل ہدف تھا، لیکن الحمد لله علی احسانہ! ان کا یہ خواب ناتمام رہا، بلکہ ”عدو شرے بر انگیز و مرا اخیرے دراں باشد“ کے مصدق یہ سازش ان کے لیے پیامِ اجل ثابت ہوئی اور یہ دراصل خاتم الانبیاء ﷺ کا مججزہ تھا اور ہمیں یہ دعا قبولیت کے پیکر میں ڈھلتی ہوئی نظر آئی کہ ”اے اللہ تو ان (باطل پرستوں) کے مکروف ریب، ہی میں ان کی تباہی و

بربادی کے اسباب مقدر فرماء،

ہم نے تحریک کو دو محاذوں پر منظم کیا۔ ایک پارلیمنٹ کے اندر اور دوسرا پارلیمنٹ سے باہر۔ بیرونی محاذ پر کام کرنے کے لیے تمام مکاتب فکر کے اتفاق رائے اور اجماع سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل دی گئی، جس نے ملک بھر میں مسلمانوں کو منظم کیا اور ایسی فضای پیدا ہوئی کہ حکومت کے لیے اس مسئلے کو نظر انداز کرنا ممکن نہ رہا، مولانا محمد یوسف بنوری اس مجلس عمل کے صدر اور علامہ سید محمود احمد رضوی ناظم اعلیٰ تھے اور جس طرح 1953ء کی تحریک میں اس خانوادے کا قائدانہ کردار تھا، اسی طرح 1974ء کی تحریک میں انہوں نے اسی روایت کو قائم رکھا۔ علامہ سید ابوالحسنات قادری علامہ رضوی کے تایا تھے اور تحفظ ناموس ختم نبوت کی پاداش میں سزاۓ موت پانے والوں میں ایک ان کے تایا زاد بھائی مولانا سید خلیل قادری تھے۔ پارلیمنٹ کے اندر 1974ء کے بحث اجلاس کے فوراً بعد میں نے قادیانیوں کو کافر و مرتد قرار دینے کے لیے قرارداد پیش کی، اسمبلی کے اندر جو دیگر علماء کرام تھے، یعنی مفتی محمود صاحب، علامہ عبدالصطفی الا زہری صاحب، مولانا سید محمد علی رضوی صاحب، مولانا عبدالحق صاحب اور پروفیسر غفور احمد صاحب وغیرہم اس کے مویدین میں سے تھے۔

اگرچہ پاکستان کی پچھلی اسمبلیوں میں بھی علماء ارکان رہے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت مجھے نصیب فرمائی اور مجھے یقین کامل ہے کہ بارگاہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میرے لیے یہی سب سے بڑا اسیلہ شفاعت و نجات ہوگا۔ اس دوران متنبی قادیان کے خلیفہ نے پیش کش کی کہ وہ اسمبلی میں پیش ہوا کر اپنا موقف پیش کرنا چاہتے ہیں، ہم نے خوش آمدید کہا، قادیانی اور لاہوری دونوں گروپوں کے سربراہان آئے۔ پوری قومی

اسیبلی کو ایک خصوصی کمپنی کی شکل دے دی گئی اور اس کے In Camera اجلاس شروع ہوئے، جن میں صرف ارکان کو شرکت کی اجازت تھی۔ طریقہ کار کے مطابق ہم یعنی تمام علماء کرام اپنے سوالات تحریری شکل میں جناب یحییٰ بختیار صاحب اثاثی جز ل آف پاکستان کو دیتے تھے اور وہ قواعد و ضوابط کے مطابق وہ سوالات پوچھتے، ان کا اس مسئلے میں کردار بلاشبہ بہت جاندار تھا، ان سوالات کے نتیجے میں مرزا غلام احمد قادریانی اور قادریانیت کا جعل و فریب کھل کر ارکان اسیبلی کے سامنے آگیا اور سب کی غیرت ایمانی جاگ اٹھی اور اب ان کے سامنے دوراستے تھے یا تو مرزا غلام احمد قادریانی کے دعوے کو تسلیم کر کے خود کو اور پوری امت مسلمہ کو غیر مسلم تسلیم کریں اور یا انکار ختم نبوت اور جھوٹی ادعاء نبوت کے سبب مرزا غلام احمد قادریانی، اس کو نبی ماننے والے قادریانی گروپ اور مجدد ماننے والے لاہوری گروپ کو کافر و مرتد قرار دیں۔ اس طرح الحمد للہ! پاکستان میں یہ مجزہ خاتم الانبیاء ﷺ ہم عاجز و ناکارہ غلامان مصطفیٰ ﷺ کی مساعی اور پوری ملت اسلامیہ پاکستان کی تائید و حمایت اور پارلیمنٹ کے اندر اور باہر تمام مکاتب فکر کے علماء کی بھرپور جدوجہد کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوا۔ اور 7 ستمبر 1974ء کو قادریانیوں کو کافر و مرتد قرار دینے کی قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ اس مہم میں علماء اراکین کے علاوہ بعض دیگر ارکان مثلاً موجودہ اسیبلی کے اپسیکر جناب الہی بخش سومرو کے والد حاجی مولا بخش سومرو کا کردار بڑا موثر اور مجاہدانہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

سوال: آپ کی نظر میں اتنا عقادیانیت کی آئینی ترمیم کی منظوری کے بعد پاکستان کے آئینی و قانونی ڈھانچے پر میں الاقوامی سطح پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: چونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہم مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کراچے تھے یہ مسئلہ تحفظ ختم نبوت کے لیے ہماری آئینی و قانونی نظام کی خشت اول تھی۔ پھر قادیانیوں کو کافر و مرتد قرار دینے کی آئینی ترمیم سے اس کی تکمیل ہو گئی۔ بعد ازاں پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کے فارم میں مسلمان کے لیے ختم نبوت کے اقرار اور مرزائیوں کے قادیانی ولاد ہو ری گروپ سے برأت کا حلقویہ بیان لازمی قرار دیا گیا، اس طرح ناموں کے اشتباه سے جو قادیانی ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے مسلم ہونے کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ مکرو فریب سے مسلمانوں میں شامل ہو جاتے تھے اس کا سد باب ہو گیا۔ بعد میں جزیل ضیاء الحق کے دور حکومت میں جدا گانہ انتخاب کی طرف پیش رفت ہوئی جو شروع ہی سے ہمارے مقاصد و اہداف میں شامل تھا، اور قادیانیوں کے ناموں کا اندر ارج غیر مسلموں کی فہرستوں میں کرانا لازمی قرار پایا۔ سعودی عرب، ملائیشیا، انڈونیشیا اور دیگر مسلم ممالک کی حکومتوں نے قادیانیوں کو غیر مسلموں کا درجہ دینا شروع کیا، حتیٰ کہ جنوبی افریقہ کی غیر مسلم عدالت نے بھی اس کی توثیق کی کہ قادیانی مسلم نہیں ہیں۔ قادیانیوں پر مسجد کے نام سے اپنی عبادت گاہ بنانے پر پابندی عائد کر دی گئی، صدر اور وزیر اعظم کے حلف نامے میں ختم نبوت کا اقرار لازمی قرار پایا۔ ابھی بہت سے اہداف ہیں جن کا حصول باقی ہے اور الحمد للہ! اس کے ضمن میں ہمارا جہاد جاری ہے اور ہم اپنے دینی اہداف کے حصول تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں

گے۔

قومی اسمبلی میں قائد اہلسنت سفیر اسلام

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کی تاریخ ساز قرارداد

30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے جو قرارداد پیش کی تھی، اس کا متن درج ذیل ہے:

جناب پریکر،

قومی اسمبلی پاکستان

محترم!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں!

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیانی کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا، نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا نہبی رہنمای کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندر ونی اور بیرونی طور پر تجزیی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں، جو مکہ المکرہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام 6 اور 10 اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفد نے شرکت کی، متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت، اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تجزیی تحریک ہے، جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار انہیں

چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش لیا جائے تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری تباہی کی جائیں۔

محركین قرارداد

- | | |
|--|--|
| <p>2- مولانا عبد المصطفیٰ الا زہری</p> <p>4- پروفیسر غفور احمد</p> <p>6- مولانا عبد الحق (اکوڑہ خٹک)</p> <p>8- سردار شیر باز خان مزاری</p> <p>10- جناب عبدالحمید جتوی</p> <p>12- جناب محمود عظیم فاروقی</p> <p>14- مولانا نعمت اللہ</p> <p>16- مخدوم نور محمد</p> <p>18- سردار مولا بخش سو مرد</p> <p>20- حاجی علی احمد تالپور</p> <p>22- جناب رئیس عطا محمد خان مری</p> | <p>1- مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی</p> <p>3- مولانا مفتی محمود</p> <p>5- مولانا سید محمد علی رضوی</p> <p>7- چودھری ظہور الہی</p> <p>9- مولانا محمد ظفر احمد انصاری</p> <p>11- صاحبزادہ احمد رضا قصوری</p> <p>13- مولانا صدر الشہید</p> <p>15- جناب عمر اخان</p> <p>17- جناب غلام فاروق</p> <p>19- سردار شوکت حیات خان</p> <p>21- جناب راؤ خورشید علی خان</p> |
|--|--|
- بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر مستخط کیے۔

- | | |
|--|--|
| <p>24- جناب غلام حسن خان دھاندلا</p> <p>26- صاحبزادہ محمد نذری سلطان</p> <p>28- میاں محمد ابراہیم برق</p> <p>30- صاحبزادہ نعمت اللہ خان شناواری</p> <p>32- جناب عبد البجتان خان</p> <p>34- میمبر جزل جمالدار</p> <p>36- جناب عبدالمالک خان</p> | <p>23- نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی</p> <p>25- جناب کرم بخش اعوان</p> <p>27- مہر غلام حیدر بھردانہ</p> <p>29- صاحبزادہ صفی اللہ</p> <p>31- ملک جہانگیر خان</p> <p>33- جناب اکبر خان مہمند</p> <p>35- حاجی صالح محمد</p> <p>37- خواجہ جمال محمد کوریجہ</p> |
|--|--|

فزن: ۳۵۲
۴۲۱۸۸

ام
منکو ایں

عفاند کی سختگی اور انداز کی اصلاح کے لیے عہدہ حاضر کے معروف قلمکار ملک مجتبی رسول قادری کی بہترین کتب

۱	محبت کی سوغات (نعت اور آدابِ نعمت کے موضوع پر ایک مفید و معیاری کتب)
۲	موسمِ رحمت و نور (ماہِ صائم کے لیل و نہار)
۳	محمد حاتم النبیین، (تابدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور منکرین کے اعتراضات کا مکتن جواب)
۴	مصطفائی احسان (صاحب خلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن زندگی سے چند سبق آموز اقتباس)
۵	فضائل سنتیدہ فاطمۃ الزہرا سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی عظمت دشان کا بیان خواتین کیلئے نادھر
۶	ذکر حشیشین علی جده علیہ السلام شہید بک بلاکے فضائل مناقب اور قربانی کا عیدم انظیر تذکرہ اقام مکاتب فکر کا اتفاق رلتے
۷	ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سیدہ اُم المؤمنین کا مقام احادیث نبوی کی روشنی میں تن کیا گیا ہے
۸	موت سے ایصالِ ثواب تک ایصالِ ثواب قل خانی جیلیم، عسکری دعا اور جزا کے سائل پر حاصل گئی
۹	ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مذاہب عالم محبوب خدا ایں جمال بکریا کے ذکر خواہ و تیازی نیں بیان کیا گیا
۱۰	اسلام ہر دو رکاویں اسلام کی کائناتی اور لافانی حیثیت پر دلائل ہی دلائل
۱۱	قرآن مجید، کتاب پداسیت اس کتاب کے مطابق کلامِ الہی کے پڑھنے کا شعور بیدار ہو گا۔
۱۲	ذکر الصالحین ادارہ معین اللہ اسلام بیرونِ تحریف کی کارکردگی کا ایک جائزہ حضر خواجہ معین الدین چشتی نظامی اور حضر ماہیہ طاہر شاہ کا مختصر سوچنی
۱۳	پیکر ہر دمحبت (حضر خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کے تذکار پر پہلی کتاب)

دودھ

مفت تقسیم کرنے کیلئے مندرجہ بالا کتب اور کتابچے منکو افسوس
یا سالع کرانے کیلئے خبر حضرات ہم سے رابطہ فرمائیں

بزم الوارثنا ۱۹۸/۲ - جوہر آباد ضلع خوشاب
پنجاب، پاکستان پرستکوڈ ۱۲۰۰۳

حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
○ جس عورت کا شوہر اس سے آخرد متمک راضی رہا وہ جنتی ہے۔ (مسلم شریف)
اور

○ تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہے۔ (بخاری شریف)

ملک بشیر احمد نظامی جمیعت علماء پاکستان ضلع لاہور

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا میں تین باتیں پسند ہیں۔

1- حضور ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کرتے رہنا۔

2- حضور ﷺ کے دین پر اپنا مال خرچ کرتے رہنا۔

3- اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقد ہونا۔

ملک محمد اسلم، اسلم میڈیکل ہال۔ جو ہر آباد (فون: 720565)

حدیث نبوی ﷺ

دو آدمی قابل رشک ہیں

ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ دن رات اس کی راہ میں صرف کرتا ہے اور
دوسراؤہ شخص جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ دن رات (کثرت سے) اس کی
تلادوت کرتا ہو (بخاری شریف)

ملک عصمت اللہ اعوان

کیپٹن ملک محمد نصر اللہ خان شہید

شہید بنگلہ۔ مظفر گڑھ روڈ جو ہر آباد (فون: 720027)

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں آدمیوں سے بچوں (1) غافل علماء سے (2) خوشامدی فقراء سے (3) جاہل صوفیاء سے

عبدالقیوم قریشی، وال پھر اں (میانوالی)

مسلم کب ڈپوجو ہر آباد

میجر محمد قاسم، ایکس سروس میں سوسائٹی جو ہر آباد

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کوئی بھائی اپنے بھائی پر ظلم نہ کرنے نہ اس کو بے یار و مددگار
چھوڑنے نہ اس سے جھوٹ بولے اور نہ ہی اسے حقیر جانے (مسلم شریف)
ملک محمد جاوید اقبال، حاجی ملک محمد سلیم، سٹی پینٹ کوڑے شاپ
ڈیپنس چوک لاہور (فون: 6670063)

وطن عزیز کو نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گہوارہ بنانے کے لیے آئیے اور جمیعت علماء
پاکستان کے پلیٹ فارم سے اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کیجئے

ضرورت ہے کہ نیند سے بیدار ہو جاؤ
نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے واسطے تیار ہو جاؤ

جماعت علماء پاکستان ضلع لاہور

لا ہور و کراچی

(غازی علم الدین شہید اور غازی عبدالقیوم شہید کے کارناموں کے حوالے سے)

نظر اللہ پر رکھتا ہے مسلمان غیور
 موت کیا شے ہے؟ فقط عالم معنی کا سفر
 ان شہیدوں کی دیتِ اصلِ کلیسا سے نہ مانگ
 قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر
 آہ! اے مردِ مسلمان، تجھے کیا یاد نہیں
 حرف لا تدع مَسْعَ اللَّهِ إِلَهًا آخِرُ
 (حکیم الامت علامہ محمد اقبال)



مرزا عبد الرزاق طاہر 720411

انجمن غلامان مصطفیٰ جوہر آباد

اپیل - برائے ایصال ثواب

میرے پیارے بھائی محمد طارق شریف ملک مرحوم کے لیے مغفرت اور بلندی درجات
کی دعا کیجئے۔ رب کریم آپ کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

قاری محمد طاہر شریف۔ بمقام ملہاڑ، کوٹلی آزاد کشمیر

موباکل فون: 0303-7589075

قاری مسیم محترم

از راہ کرم میری پیاری بہن

مرحومہ زینت خاتون

اور میرے والدین مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا فرمائیے اللہ
تعالیٰ ہم سب کے حال پر انعام حمود کرم فرمائے۔ آمین

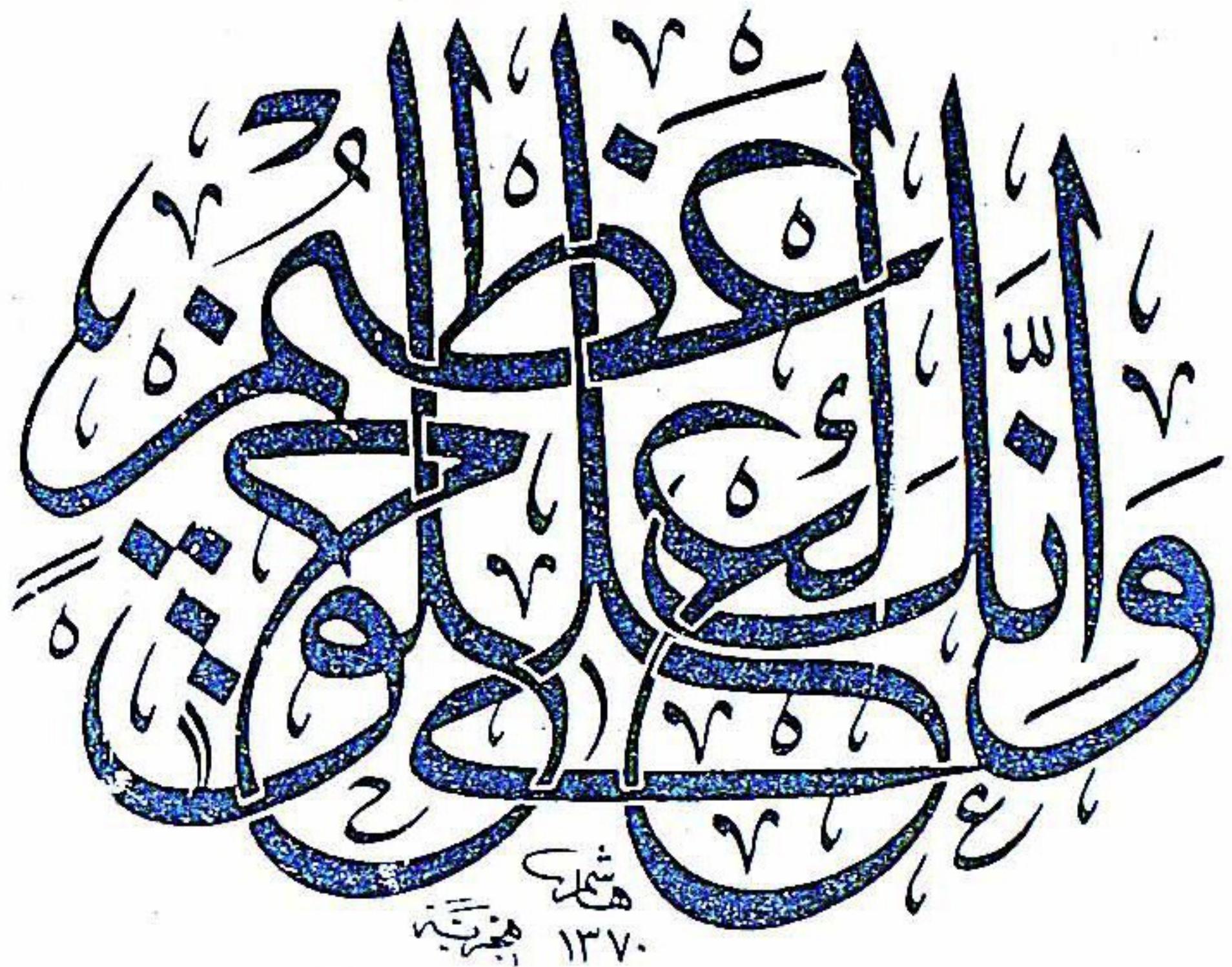
طالب دعا

حاجی ملک خان محمد

8-بی۔ بانا پور کالونی۔ لاہور

بانی وسر پرست اعلیٰ

جامعہ زینت الاسلام ہڈائی۔ ضلع خوشاب



هم اتحاد اهلست پر قائدین جمعیت
 حضرت قائد اهلست مولانا شاہ احمد نورانی مظلہ العلی^ع
 اور حضرت مجاهد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی
 کو دل کی عمیق اور تھاہ گھرائیوں سے

مبارک باد

پیش کرتے ہیں
 صاحزادہ طاہر سلطان قادری۔۔۔۔۔ ملک جاوید اقبال کھارا قادری
 جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

بزم انوار رضا (پنجاب)

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کھانے کی حرص اور بد پسی ہو تو صحت کہاں؟

بے ادبی کے ساتھ شرف نہیں

حسد کے ساتھ راحت نہیں

اپنا عوض لیا تو سرداری کہاں؟

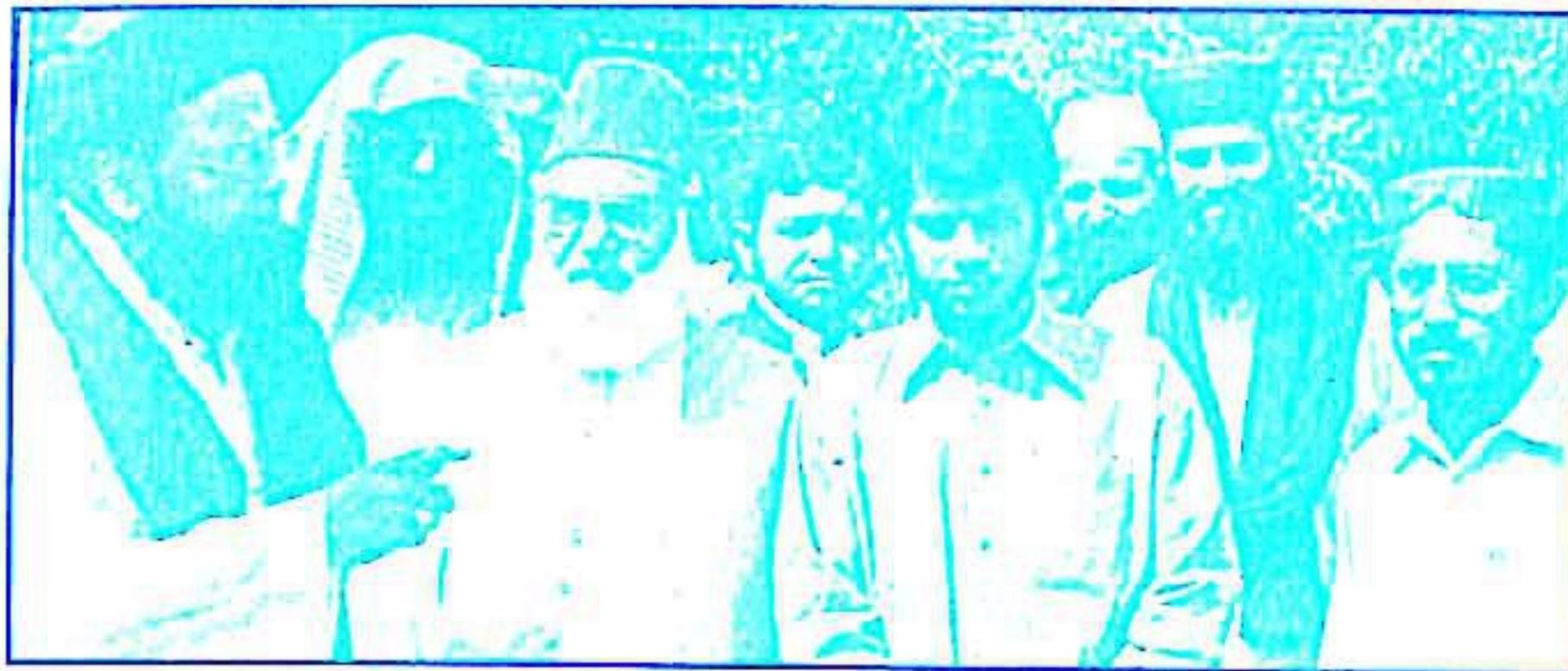
تقویٰ سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں۔

جھوٹے آدمی کو مروت کس کی؟

الحاچ محمد بشیر احمد خان - ٹاؤن شپ لاہور

27 پریل 1998ء

مل بھتی کو نسل کے اجلاس کے بعد
مولانا شاہ احمد نورانی، ٹانکی حسین احمد
عمران حسین چوہدری (در طائیہ)
ملک محبوب الرسول قادری
محمد اشرف سعیدی، فرید پراچہ لورڈ گر



16 جولائی 1994ء

جوہر آباد میں محبوب الرسول قادری کی رہائش گاہ سے
ڈھونک دھمن استاد العلماء مولانا بہدیالوی سے ملاقات کے
لئے روانگی مولانا حبیب الرحمن مدینی ملک عبدالعزیز اعوان
محبوب الرسول قادری



14 جامعہ اسلامیہ لاہور 1997



1982ء شرخوشاپ میں امام نورانی اور علامہ شاہ فرید الحق کا استقبال
شفقت حیات خان بلوچ (ایم دو کیٹ) ملک محبوب الرسول قادری
مالا محمد شریف نقشبندی اور دیگر کارکن



محبوب الرسول قادری



قاری محمد علی قادری



محمد محبوب الرسول قادری

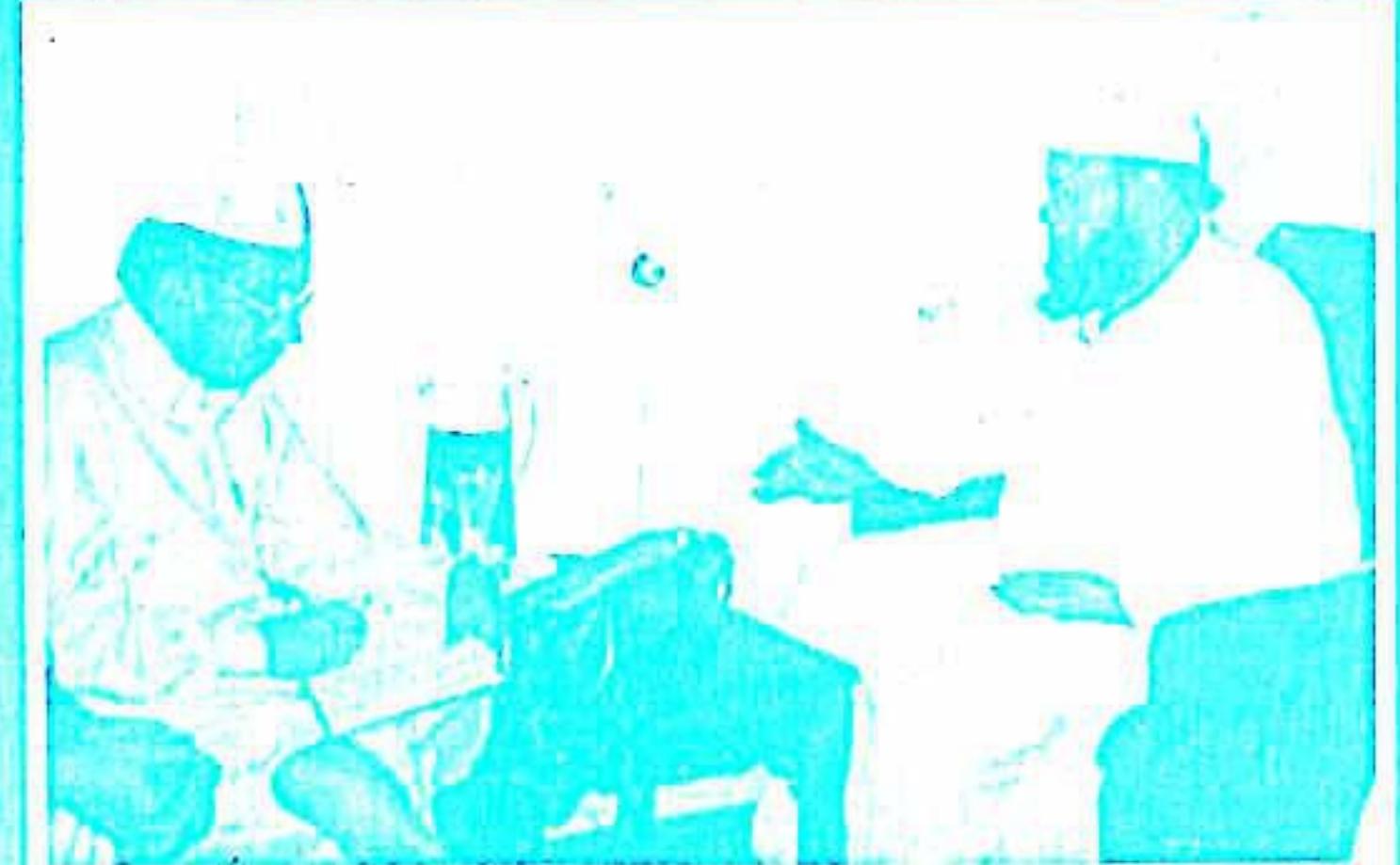
مولانا شاہ احمد نورانی محقق تکلیفیں

اسلامک فریڈریک پاکستان

فون: 042-7585939- 0454-721787



محمد محبوب الرسول قادری



مولانا شاہ احمد نورانی محقق تکلیفیں

اسلامک فریڈریک پاکستان

فون: 042-7585939- 0454-721787